Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

جن سے شادی

تحریر: سجاد حسن۔۔۔جھولے والا ملتان۔

عالیہ کو سلمان کے قدموں کی آواز سنائی دی اور وہ اس کے قریب پہنچ گیا جذبات سے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اس نے عالیہ کا گھونگھٹ الٹا اور انتہائی حسین لاکٹ اس کی گردن میں ڈال دیا عالیہ نے لاکٹ دیکھا اور حیرانگی سے سلمان کو دیکھا اور سلمان نے اس کی آنکھوں کو چوم لیا۔ یہ پتھر ہی تو ہماری محبت کی کامیابی کا ضامن ہے عالیہ اٹھو اپنے سسر اور ساس کو سلام کرنے نہ چلو گی کہاں ہیں وہ اس نے حیرانی سے پوچھا آنکھیں بند کرو سلمان نے کہا یہ کہنے پر جب اس نے آنکھیں کھولیں تو خود کو ایک ایسی دینا میں پایا جو اس کے وہم وگمان میں بھی نہ تھی وہ سنگ مرمر کا عالی شان محل تھا چاروں طرف قیمتی زر وجواہر جڑے ہوئے تھے دو طرفہ حسین وجمیل عورتیں خون لیے کھڑی تھیں اور سامنے ایک معمر بزرگ اور خاتون بیٹھی تھی۔ میری امی اور ابا جان۔ سلمان نے سرگوشی کی اور عالیہ کا سر خود بخود سلام کے لیے جھک گیا خوش آمید ید دلہن ہمیشہ خوش رہو دونوں نے دعائیں دیں اور زر وجواہر اس پر نثار کئے جانے لگے اسے حسین زیورات سے لاد دیا گیا۔ اور پھر راگ رنگ کی محفل جم گئی عالیہ خواب کے عالم میں یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا رات تین بجے اس محل کے ایک کمرے میں اسے پہنچا دیا گیا جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا کمرے کی دیواروں میں ہیرے جڑے ہوئے تھے جن سے قوس قزح منتشر ہو رہی تھی ایک سونے کا چھپر کھٹ موجود تھا۔ یہ میرا گھر ہے عالیہ اس دن برگد کے درخت کے نیچے تم بیٹھی تھیں تم مجھے پسند آگئی اور میں تمہیں بے پناہ چاہنے لگا میں نے تمہیں وہ پتھر دیا جسے تم نے قبول کرلیا یہ ہمارے ہاں منگنی کی رسم ہوتی ہے میں نے اپنے والدین سے کہا کہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن عالیہ ہم میں اور تم میں ایک فرق ہے ہم آتشی ہیں اور تم مٹی سے بنی ہوئی ہو میرے والدین نے کہا کہ اگر تمہارے سرپرست اپنی خوشی سے تمہاری شادی میرے ساتھ کردیں تو انہیں اعتراض نہ ہوگا ۔اور میں ڈرائیور بن کر تمہارے گھر پہنچ گیا۔ تم۔۔۔تم جن ہو سلمان۔ الحمداللہ مسلمان ہوں اور تمہارا پرستار تمہیں کوئی تکلیف نہ ہوگی عالیہ میں تمہاری دنیا میں تمہارے ساتھ ساتھ رہوں گا میرے والدین نے اجازت دے دی ہے میں ولیمہ بھی تمہاری دینا میں ہی کرسکتا ہوں میری ایک خوب صورت کوٹھی موجود ہے ایسی کوٹھی جو تمہارے دشمنوں نے خواب میں نہ دیکھی ہوگی کل سب کو اس کوٹھی مین بلائیں گے اور اس وقت ان کی حالت قابل دید ہوگی میں نے تم سے یہ راز چھپا کر اپنے دل میں ہمیشہ چور محسوس کیا ہے کیا تم اس بات پر مجھے ٹھکرا دو گی عالیہ۔ نہیں سلمان نہیں عالیہ اس نے اس کے سینے میں سر چھپا دیا۔ ایک دلچسپ اور سنسنی خیز کہانی

گھر کے تمام لوگ ائیر کنڈیشنڈ کمروں میں آرام کررہے تھے باہر سخت لو چل رہی تھی جھلسا دینے والی لو اس نے اداسی سے کھڑکی کھولی اور لو کا تھپڑا جسے انتظار ہی کررہا تھا۔

www.urdupalace.com

ایک زناٹے دار تھپڑ اس کے گال پر پڑا اور اس کا گلا تمتما گیا۔ اس نے جلدی سے کھڑکی بند کی میرے خدا کیسی شدید لو چل رہی ہے اس نے سوچا اور چٹخنی لگا کر واپس اپنے بستر کی طرف چل پڑی دیوار کے ساتھ لگی ہوئی گھڑی کی سوئیاں دو بجا رہی تھیں اسے ٹھیک چار بجے باورچی خانے کی طرف جانا تھا شام کی چائے ٹھیک پانچ بجے لگتی تھی گویا ابھی آرام کرنے کے لیے دو گھنٹے تھے آرام کا وقت بھی اسے شدید گرمی اور لو کی وجہ سے مل گیا تھا ورنہ اگر دوسرے لوگ باہر ہوتے تو کسی نہ کسی کام میں الجھا دیتے اس وقت بھی کوئی کام اس کے سپرد کیا جا سکتا تھا کچھ نہ سہی تو چچی اماں کے پاؤں ہی دبانے ہوتے لیکن اس وقت اگر چچی اماں اس سے پاؤں دلواتیں تو اسے بھی ائیر کنڈیشنڈ کمرے کی ٹھنڈک نصیب ہو سکتی تھی اور یہ بات کسی کو گوارا نہ تھی اس نے ایک گہری سانس لی اور اس کی نگاہ آئینے پر جا پڑی لو کے تھپیڑے سے سرخ گال ابھی تک قوس وقزح کا منظر پیش کر رہے تھے وہ آہستہ آہستہ آئینے کی طرف بڑھ گئی اور آئینے نے اس کا سراپا پیش کر دیا۔ دن رات کی جھڑکیاں بات بات میں طعنے ہر قدم پر بے عزتی طرح طرح کے الزامات دن رات کی گھٹن اس زندگی میں تمام لوازمات تھے لیکن اس کا حسن شاید انہی لوازمات سے نکھر رہا تھا ایسی بھی کیا بے غیرت زندگی ایک لمحے کا سکون میسر نہیں تھا لیکن حسن وجوانی تھی کہ پھوٹی پڑ رہی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کی تمام محرومیوں کی کسر اسے توبہ شکن حسن دے کر پوری کر دی تھی لیکن کسی کام کا یہ حسن جو ہر وقت ملامت کا شکار بنا رہتا تھا چچی اماں کا بس نہیں تھا ورنہ زہر دے کر ہلاک کر دیں وہ اس حسن وجوانی پر بھی کڑی تنقید کرتی تھی عالیہ نے صابن سے منہ دھونا تک چھوڑ دیا تھا اب یہ اس کے بس کی بات تو نہیں تھی کہ وہ اپنی شکل بگاڑ لیتی شکل بگاڑ بھی لیتی تو جسم کا ایک ایک نقش چیخ چیخ کر اس قیامت خیز حسن کی تشہیر کر رہا تھا نہ جانے کب تک وہ آئینے سے حسن کا خراج وصول کرتی رہی پھر ایک ٹھنڈی سانس لے کر آئینے کے سامنے سے ہٹ کر بستر پر گر پڑی بارہ سال کی عمر تھی جب ماں اور باپ کار کے حادثے کا شکار ہو گئے تھے وہ خود اسکول میں تھی جب اسے حادثے کی اطلاع ملی تو وہ بے ہوش ہو گئی پورے چار دن کے بعد ہوش آیا تھا،

دادی اماں بیٹے کی نشانی کو گلے لگا کر لے آئیں لیکن چچی کو اس نشانی سے ہمیشہ سے چڑ تھی اور اب تو مستقل عذاب بن رہی تھی بہر حال دادی کی زندگی میں تو ان کی نہ چل سکی لیکن دادی کی آنکھ بند ہوتے ہی اس پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے دادی کے علاوہ گھر کا ہر فرد اس سے نفرت کرتا تھا چچا جان تو بیوی کے غلام قسم کے انسان تھے بھائی کی نشانی پر کبھی رحم بھی آ جاتا تو چچی جان کے قہر کی وجہ سے خاموش رہتا چچی جان کی بہن خالہ فوزی بھی ساتھ رہتی تھی بیوہ اور لاولد تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں مرتبے ان کی فطرت کو سامنے رکھتے ہوئے ہی دیئے تھے بلا کی جلاد اور کینہ ور خاتون تھیں بات بات میں ناک بھوں چڑھانا ان کی عادت تھی خاص طور پر عالیہ ان کے عتاب کا شکار رہتی بلکہ چچی سے زیادہ اسے خالہ فوزی سے ہول چڑھتا تھا وہ تھیں شمسہ اور عظمی تو بچپن میں تو وہ ٹھیک ہی رہیں لیکن جوانی آئی تو عالیہ کے مقابلے میں بری طرح احساس کمتری نے ان کے دلوں میں عالیہ کے لیے نفرت پیدا کر دی عالیہ کا معمولی لباس اس میک اپ سے عاری چہرہ ان کے ہزار میک اپ زدہ چہروں سے کہیں بڑھ کر حسین تھا بہت سی تقاریب میں انہیں

www.urdupalace.com

اس بات کا اندازہ ہو چکا تھا چنانچہ گھر کی تقاریب عالیہ کا مکمل بائیکاٹ کر دیا گیا تھا بہر صورت کون سی حقارت تھی جو عالیہ کے انتظامات نہ کیئے گئے تھے وہ ہر عذاب کو خاموشی سے جھیل رہی تھی اس کی زندگی میں کوئی بہار نہ تھی اسے نہیں معلوم تھا کہ اس کا مستقبل کیا ہوگا بستر پر بیٹھی وہ انہیں خیالات میں نجانے کب تک کھوئی ہوئی رہی اس دیوار کے ساتھ لگی ہوئی گھڑی نے تین بجائے اور وہ خیالات کے بھنور سے نکل آئی ابھی تو ایک گھنٹہ باقی ہے اگر لیٹ گئی تو شاید نیند آجائے اور یہ نینداس کے لیے قیامت ہوتی اگر ذرا بھی دیر ہو جاتی تو گھر والے چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھا لیتے کمرے میں تنہا بیٹھے بیٹھے دل گھبرانے لگا باہر لو چل رہی تھی ورنہ بائیں باغ میں چلی جاتی۔

اونہہ لو کیا کرے گی اچھا ہے بیمار ہو جاؤں کچھ دن تو سکون سے مل جائیں گے مر بھی جاؤں تو کیا ہے کون سی قیمتی زندگی ہے جو کسی کو تکلیف ہوگی۔اس نے سوچا اور یہ سوچ اس قدر شدید ہوئی کہ وہ کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی دروازہ کھولا اور باہر نکل آئی باہر قدم رکھتے ہی گرمی کی حقیقت معلوم ہوئی لیکن کمرے میں بھی نہیں رہا جا سکتا تھا وہ گرمی کی پرواہ کیے بغیر آگے بڑھتی رہی اور راہداری سے نکل کر صدر دروازے پر آ گئی صدر دروازے کے باہر دھوپ کا راج تھا وہ صدر دروازے سے بھی باہر نکل آگئی۔ درحقیقت آگ برس رہی تھی گھاس زرد ہو رہی تھی البتہ برگد کا سایہ دار درخت جھوم رہا تھا جس کے نیچے مالی کی چارپائی بچھی ہوئی تھی مالی بے چارہ بھی اپنے کوارٹر میں گھسا ہوا تھا تمام ملازموں کے کوارٹروں کے دروازے بند تھے کچھ ملازم جو ڈیوٹی پر تھے اندر تھے اور باقی اپنے کوارٹروں میں آرام کر رہے تھے وہ تیز تیز قدموں سے درخت کی طرف بڑھ گئی برگد کا سایہ بے حد خوشگوار تھا اس نے تمام دھوپ اور لو اپنے اندر جذب کر کے نیچے ٹھنڈی چھاؤں اور ہوا بکھیر دی تھی کتنا رحم دل ہے یہ برگد کا درخت خود دھوپ میں ہے اور دوسروں کو چھاؤں دیتا ہے۔ اس نے سوچا اور اس کے دل سے ایک ٹھنڈی آہ نکل گئی مالی کی چارپائی پر پاؤں لٹکا کر وہ بیٹھ گئی برگد کے پتے لو سے ہل کر ایک دل کش نغمہ بکھیر رہے تھے وہ اس نغمے میں گم ہو گئی تھی اور تھوڑی دیر کے لیے اپنے تمام غم بھول گئی یہاں بھی کوئی نہ تھا ویرانی جو اس کا مقدر تھی لیکن نہیں برگد کا درخت اس کا ہمدرد تھا وہ گیت سنا رہا تھا اس کی نگاہ ایک چمکدار نقطے پر جم گئی اور ذہن نجانے کن کن خیالات کا منبع بن گیا بہت دیر گزر گئی اچانک اسے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی اور وہ چونک پڑی اس نے مڑ کر دیکھا اور ایک سایہ سا اس کے سر سے گزر گیا لیکن پیچھے تو کوئی نہیں تھا اس نے دائیں بائیں دیکھا قدموں کی چاپ کیسی تھی ممکن ہے کوئی گلہری سوکھے پتوں سے گزر کر درخت پر چڑھ گئی ہو اس نے سوچا اور پھر پرسکون ہو گئی ظاہر ہے اس گرم دوپہر میں سب اس جیسے دیوانے تو نہیں بن سکتے تھے لیکن وہ سایہ۔ اونہہ اب وہ وہمی بھی ہوتی جا رہی تھی سایہ خود اس کا ہوگا جو مڑنے سے پڑا ہوگا اور اس نے اپنے ذہن سے خیال نکال دیا اور پھر اسی چمکدار نقطے کو تلاش کرنے لگی جو برگد کی جڑ میں تھا نقد اسے مل گیا تھا لیکن اس بار وہ بے خیال نہ ہو سکتی وہ چمکدار چیز کیا ہے جیسے وہ بہت دیر سے دیکھ رہی تھی لیکن اس کے بارے میں اس نے ابھی تک نہیں سوچا تھا ایک سفید سی چمکدار چیز تھی وہ چارپائی سے اٹھ کر اس کی طرف بڑھ گئی اور اس نے برگد کی جڑ سے دودھیا رنگ کا خوبصورت پتھر اٹھا لیا جو دل کی شکل میں ترشا ہوا تھا اس کے کچھ حصوں پر مٹی لگ گئی تھی

www.urdupalace.com

جسے اس نے دوپٹے سے صاف کرلیا کیسا خوبصورت پتھر ہے جانے کہاں سے آیا ہے قیمتی بھی معلوم ہوتا ہے ممکن ہے کسی زیور سے نکل گیا ہو لیکن اس درخت کے نیچے اور پھر اس کی تراش بھی ویسی نہیں تھی کہ کسی بھی زیور سے اکھڑا ہوا معلوم ہو اس کے علاوہ کافی پرانا بھی معلوم ہوتا ہے وہ پتھر کو ہتھیلی پر رکھ کر دیکھنے لگی بلاشبہ وہ بے حد حسین اور جاذب نگاہ ہے اسے وہ پتھر بے حد پسند آیا وہ اسے اپنے پاس رکھے گی اگر کسی نے اپنا بتایا تو اسے واپس کردے گی اس خیال کے تحت اس نے اپنی مٹھی میں دبایا اور چارپائی پر آبیٹھی بیٹھنے کے بعد بھی وہ کافی دیر تک پتھر کو گھورتی رہی بالکل دل کی شکل ہے نجانے کون سے پتھر سے تراشا گیا ہے ممکن ہے پلاسٹک کا ہو لیکن پتھر کا نہ ہوتا تو اتنا وزنی نہ ہوتا کچھ بھی ہو اب تو وہ اس کا اپنا ہے اس نے اسے رکھ لیا اور اس وقت اس کے کانوں میں ایک مردانہ آواز آئی شکریہ ایک بار پھر وہ اچھل پڑی اس بار اس کے کانوں نے دھوکہ نہیں کھایا تھا ضرور کوئی اجنبی آواز تھی جس نے شکریہ کا لفظ ادا کیا تھا وہ بدحواسی سے کھڑی ہوئی کون ہے۔ اسے پھر وہ چاپ اور سایہ یاد آگیا اور اس نے بوکھلائے ہوئے انداز میں چاروں طرف دیکھا لیکن چلچلاتی ہوئی دھوپ اور لو کے تھپیڑوں کے علاوہ اور کچھ بھی نہ تھا پھر اس کی نگاہ درخت پر اٹھ گئی۔ ممکن ہے کوئی اوپر درخت پر چھپا ہوا اسے پریشان کررہا ہو لیکن درخت کے پتے سنسان تھے اوپر تک درخت صاف پڑا تھا اسے کچھ خوف سا محسوس ہونے لگا اور وہ چارپائی سے اٹھ کر کھڑی ہوگئی پتھر اب بھی اس کی مٹھی میں ہی موجود تھا وہ تیز تیز قدموں سے صدر دروازے کی طرف چل پڑی اور پھر دوبارہ اپنے کمرے میں آگئی عجیب بات تھی اسے کانوں پر بھروسہ تھا اور اسنے صاف طور سے لفظ شکریہ سنا تھا کافی دیر تک وہ متاثر رہی پھر اس کی نگاہ گھڑی پر پڑی چار بجنے میں صرف دس منٹ باقی تھے وہ سب کچھ بھول کر خود کو باورچی خانے کے لیے تیار کرنے لگی مٹھی میں دبا ہوا پتھر اس نے مسہری کے سائیڈ ریک میں رکھ دیا اور باتھ روم میں چلی گئی ٹھنڈے پانی کے چھینٹوں نے چہرے کی تمتماہٹ کو بڑا سکون دیا وہ کافی دیر تک چہرے اور آنکھوں کو پانی سے نم کرتی رہی اور پھر تازہ دم ہوکر باہر نکل آئی پورے چار بجے تھے کمرے سے نکل کر وہ باورچی خانے میں پہنچ کر اس کے ذہن نے تھوڑی دیر قبل کا پراسرار واقعہ بھلا دیا۔ اب اس کی ذمہ داری شروع ہوتی تھی اس نے ذہن میں فرمائشات کی اس فہرست کو ٹٹولا جو آج شام کی چائے کے لیے گھر کے حاکموں نے کی تھیں سب کی فرمائشیں پوری کرنا لازمی تھا چنانچہ وہ جلدی جلدی تیاریوں کرنے لگی اور ٹھیک پانچ بجے وہ خوبصورت ٹرالی کو انواع واقسام کے لوازمات سے سجائے ہوئے فوزی خالہ کے بڑے کمرے میں پہنچ گئی باہر کا موسم ابھی تک گرم تھا اس لیے لان پر چائے پینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اور پھر یوں بھی گرمیوں میں تو پانچ بجے دوپہر ہی ہوتی ہے برف کی طرح ٹھنڈے کمرے میں سب لوگ صوفوں پر بیٹھے بیٹھے قہقہے لگا رہے تھے جونہی وہ اندر داخل ہوئی قہقہے ایک لمحے کے لیے رک گئے اور پھر جاری ہوگئے جیسے اسے احساس دلایا جارہا تھا کہ اس کی یہاں آمد سے کسی کے مشغلوں پر اثر نہیں پڑا ہے اور وہ کوئی اہمیت نہیں رکھتی لیکن اس نے ان کے اس تاثر کی طرف کوئی توجہ نہ دی یہ تو ان لوگوں کا معمول تھا سلیقے سے اس نے سنٹر ٹیبل درست کی اور چائے اور دوسری چیزیں سرو کردیں باورچی خانے کی گرمی میں اس کا چہرہ تمتما کر آگ ہوگیا تھا

www.urdupalace.com

خشک ہونٹ بھبھوکا چہرہ وہ بے حد حسین لگ رہی تھی اس گرمی میں تمہیں میک اپ کرنے کی فرصت مل جاتی ہے عالیہ عظمی نے طنزیہ انداز میں کہا۔

میک اپ ۔اس نے حیرت سے عظمی کی طرف دیکھا۔اس نے تو زندگی میں کبھی میک اپ نہیں کیا تھا۔

اونہہ میرا رنگ ہی ایسا ہے عجیب بات ہے تم لوگ سونے کے نوالے کھاؤ تب بھی ایسا رنگ نہ نکال سکیں اللہ میاں بھی بعض اوقات خوب مذاق کرتا ہے فوزی خالہ نے تڑکا لگایا لیکن اس کی بات اس بات میں بھی عظمی اور شمسہ کی تضحیک تھی اس لیے وہ دونوں منہ بنا کر خاموش ہو گئیں

وہ باہر نکل آئی ابھی بہت سے کام تھے سورج اب بھی قہر برسا رہا تھا لیکن وہ گرمی سے بے خبر کاموں میں مصروف ہو گئیں شام ہوئی اور پھر رات وہ سب کچھ بھول گئی تھی برگد کے نیچے سے ملنے والا پتھر شکریہ کے الفاظ کوئی بات اسے یاد نہ تھی گیارہ بجے سب کے خواب گاہوں میں گھس جانے کے بعد اسے فرصت ملی اور وہ اپنے کمرے کی طرف چل دی کمرے میں پہنچ کر اس نے گہری گہری سانس لیں دن بھر کی تپش کے بعد کمرہ اب بالکل ٹھنڈا ہو چکا تھا وہ خاموش مسہری پر بیٹھ گئی آئینہ سامنے موجود تھا اور وہ سوچنے لگی کہ کچھ بھی ہو وہ اب بھی اس سب سے اچھی سب سے باوقار لگتی ہے شاید ان کی ضرورت سے زیادہ جلن کی یہی وجہ ہے عام طور پر اس کے لیے سادہ اور معمولی کپڑے کے لباس بنتے تھے لیکن اس کی مرحوم ماں کے چند جوڑے اب بھی اس کے پاس موجود تھے قیمتی جوڑے جنہیں وہ کبھی کبھی اپنے کمرے میں پہن لیتی تھی آج بھی نجانے کیوں اس کا دل چاہا کہ وہ کوئی عمدہ لباس پہنے اور یہ خواہش اتنی شدید ہوئی کہ وہ اس سے باز نہ رہ سکی اس نے الماری کھول کر ایک خوبصورت جوڑا نکالا اور غسل خانہ میں جا کر اسے پہننے لگی زرکار جوڑے نے اسے سحرانگیز بنا دیا تھا اس نے باہر نکل کر آئینے میں اپنی شکل دیکھی اور خود ہی شرما گئی کاش اسی وقت اسے دیکھنے والا کوئی ہوتا اور ایمانداری سے اس کے بارے میں کچھ کہہ سکتا اس نے سوچا اور دفعتا اسی وقت ایک آواز اس کے کانوں میں گونج اٹھی۔

چشم بددور۔

وہ اچھل پڑی اس نے گھبرائے ہوئے انداز میں دروازہ کی طرف دیکھا لیکن دروازہ تو اندر سے بند تھا اس نے مسہری اور پھر پورے کمرے کے دوسرے کونوں میں دیکھا لیکن کوئی نہ تھا یہ میرے کان کیوں بجنے لگے ہیں آخر اس وقت شکریہ کی آواز اور اب اوہ اس تصور کے ساتھ ایک اور انکشاف ہوا شکریہ والی آواز اس آواز سے مختلف نہیں تھی ایک ہی آواز اور یہ نرم نرم انداز کون ہے کس کی آواز ہے وہم صرف وہم ورنہ اور کون آسکتا تھا اس نے پھر دل کو تسلی دی اور آئینے کے سامنے سے ہٹ گئی رات اپنی تھی اب کسی کے بلانے کے امکانات نہیں تھے انہیں کپڑوں میں بستر پر آلیٹی تکیہ اونچا کر کے وہ دراز ہو گئی اور لیٹے لیٹے اسے اس خوبصورت پتھر کا خیال آ گیا اس نے سائیڈ ریک کی دراز کھولی اور پتھر نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا کیسا پیارا پتھر ہے وہ سوچنے لگی اور پھر اسے چمکانے کے لیے اس نے اسے اپنے لباس سے رگڑا پتھر درحقیقت چمک اٹھا لیکن اس کے ساتھ کمرے کے اوپر روشندان سے کوئی پرندہ اندر گھس آیا ایک دو تین چار اور مبہوت سی انہیں دیکھتی رہ گئی یہ چمگادڑیں تھیں اور ان میں سے تین چمگادڑیں نیچے اتر آئیں اور اچانک لمبی ہو گئیں۔

www.urdupalace.com

عالیہ کی آنکھیں دہشت سے پھٹ گئیں وہ ان چمگادڑوں کو انسانی روپ اختیار کرتے دیکھ رہی تھی عجیب بھیانک شکلیں تھیں اس نے چیخنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کی آواز بھی دہشت کی وجہ سے نہ نکل سکی خوف سے اس کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔

ہم سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے عالیہ ہم تمہارے غلام ہیں تمہارے خیر خواہ ہیں ہم کسی بھی حالت میں تمہیں نقصان نہیں پہنچائیں گے ہم سے خوف نہ کھاؤ کاش ہم کسی خوبصورت شکل میں تمہارے سامنے آتے اور تم ہم سے خوفزدہ نہ ہوتیں۔

کیا یہ خواب ہے عالیہ نے سوچا اور آنکھیں ملنے لگیں۔ لیکن وہ خواب نہیں تھا در حقیقت تین انسانی ہیولے اس کے سامنے تھے۔ ان کی شکلیں بھیانک ضرور تھیں لیکن الفاظ اور لہجہ بے حد نرم تھا

تم کون ہو۔ اس نے ہمت کر کے پوچھا۔

تمہارے خادم ہمیں حکم دو ہم کیا کریں ہم تمہارے لیے ہر کام کر سکتے ہیں۔

میں کیا حکم دوں مگر تم میرے غلام کیسے بن گئے۔ وہ ہمت کر بولی،

یہ بتانے کی اجازت نہیں ہے وقت آنے پر تمہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔

وہ وقت کب آئے گا۔

بہت جلد بہت ہی جلد تم بالکل فکر مت کرو تمہارے برے دن گزر گئے اب کوئی تمہیں آنکھ نہیں دکھا سکے گا ہم تینوں کو تمہاری خدمت پر مامور کر دیا گیا ہے،

عالیہ خشک ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگی وہ تینوں ادب سے اس کے سامنے جھکے کھڑے تھے اگر کوئی کام نہیں ہے تو ہمیں اجازت دیجئے کیا ہم جا سکتے ہیں۔

ہاں تم جاؤ خدا کے لیے جاؤ۔

ہم حاضر ہوتے رہیں گے اگر آپ ہم سے خوف کھاتی ہیں تو آپ کو تکلیف ہوگی آپ دل سے یہ خوف نکال دیں اور ہاں ہمارے جانے کے بعد آپ کو نیند نہیں آئے گی یقیناً آپ ہمارے بارے میں سوچتی رہیں گیا اس لیے آپ یہ شربت پی لیں آپ کو پر سکون نیند آئے گی

ان میں سے ایک نے اوپر ہاتھ بڑھایا اور عالیہ نے اس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت شربت بلوریں گلاس دیکھا جس میں ہلکے گلابی رنگ کا شربت تھا عالیہ یوں ہی خوف زدہ تھیں لیکن گلاس اس کے بالکل قریب تھا دودھ جیسے گاڑھے شربت سے نفیس خوشبو اٹھ رہی تھی۔ نجانے وہ کیا تھا لیکن وہ تینوں اس کے قریب کھڑے تھے اس لیے اس نے بادل نخواستہ شربت اس کے ہاتھ سے لے کر منہ سے لگا لیا اور پھر گلاس اس وقت ہٹا جب شربت ختم ہو گیا بلاشبہ اس نے اتنا خوش ذائقہ شربت اس سے قبل نہیں پیا تھا ایک لمحے میں اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا جسم پھول کی طرح ہلکا ہو گیا ہو پورے جسم کی تھکن گویا نچڑ گئی تھی اور پھر اس کی آنکھیں پراسرار انداز میں بند ہونے لگیں اور وہ گہری نیند سو گئی۔

صبح کو جب اس کی آنکھ کھلی تو دھوپ کا ایک دھبہ اس کی مسہری کے عین سامنے دیوار پر موجود تھا یہ دھبہ ٹھیک پونے آٹھ بجے یہاں ہوتا تھا اس نے بدحواسی سے گھڑی کی طرف نگاہ دوڑائی پونے آٹھ بجے تھے ٹھیک آٹھ بجے گھر کے تمام افراد ناشتے کی میز پر ہوتے تھے اور انہیں اٹھ بجے ناشتہ دینا اس کی ذمہ داری ہوتی تھی گویا صرف پندرہ منٹ تھے اسکے ہاتھ پاؤں پھول گئے آج ضرور موت آ گئی تھی آٹھ بجے ناشتہ نہ ملتا تو وہ اس

www.urdupalace.com

کو سب اسے کھا جاتے وہ بجلی کی طرح مسہری سے اٹھ گئی اس کے جسم پر وہی کپڑے تھے جو اس نے رات کو تبدیل کیئے تھے اس وقت یہ کپڑے بھی وبال بن گئے تھے انہیں اتارنے میں دو تین منٹ خرچ ہو جائیں گے۔۔ بہتر حال اگر انہوں نے اسے ان کپڑوں میں دیکھا تو مزید مصیبت آئے گی میرے اللہ میری مشکل آسان کر اس نے روہانسے انداز میں کہا اور کپڑے بدلنے لگی منہ پر بھی الٹے سیدھے چھینٹے مارے بالوں کو بھی نہیں سنوارا اور باورچی خانے کی طرف چوروں کی طرح دوڑی کوئی اسے راستے میں دیکھ نہ لے فوزی خالہ کی لعن طعن آج بھی سے اس کے کانوں میں گونج رہی تھی گھوڑی ہو رہی ہے جوانی پھٹی پڑ رہی ہے کیسی مست نیند ہے سو رہی ہو گی کم بخت وغیرہ وغیرہ ہانپتے کانپتے دل سے وہ باورچی خانے میں داخل ہو گئی اسے کوئی بہانہ بھی نہ سوجھ رہا تھا جھوٹ بولنے کی عادت نہیں تھی دوراز ے کے اندر داخل ہوتے ہی اس کے پاؤں جم گئے تھے نجانے ناشتہ کس نے تیار کیا تھا تمام ناشتہ تیار تھا چائے کا پانی کیٹلی پر کھول رہا تھا ہر چیز قرینے سے لگی تھی یا خدا کیا گھر والوں نے اسے سوتا دیکھ کر خود ناشتہ تیار کیا تھا اگر یہ بات تھی تو پھر تو اور مصیبت آئے گی اس نے بھاری بھاری قدم اٹھائے اور چائے کا پانی اتار لیا اسے دوسری کیتلی میں ڈال کر پتہ ڈالی اور سرپوش ڈھک دیا اور پھر تمام چیزیں اس نے ٹرالی پر سجا میں دل میں ہول اٹھ رہا تھا اب کوئی آیا اور اس پر بم پھٹا۔ لیکن کوئی نہ آیا سہمے سہمے قدموں سے وہ ٹرالی دھکیلتی ہوئی باورچی خانے سے نکل آئی اور ناشتے کے کمرے میں طرف بڑھنے لگی اس کا انداز ایسا ہی تھا جیسے مجرم پھانسی کے تختے کی طرف بڑھتا ہے ناشتے کے کمرے میں حسب معلوم سب موجود تھے وہ نظریں جھکائے میز کے قریب پہنچی سب خاموش تھے جیسے کوئی اہم بات ہو گئی ہو اس نے ناشتہ میز پر لگایا اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے آخر کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اس نے ناشتہ سرو کر دیا کسی نے کچھ نہ کہا اور ناشتہ میں مصروف ہو گئے تب اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اس نے نظریں اٹھا کر ان سب کے چہروں کی طرف دیکھا کیا وہ سب پاگل ہو گئے تھے اگر نہیں تو انہوں نے اس سے ناشتہ کے بارے میں استفسار کیوں نہیں کیا اسے اور برا بھلا کیوں نہیں کہا لیکن ان میں کسی کے چہرے پر ایسے کوئی آثار نہیں تھے یا خدا کیا ماجرا ہے کیا ان لوگوں میں سے کسی نے ناشتہ تیار نہیں کیا۔

دفعتا فوزی خالہ نے پیالی آگے بڑھائی میرے لیے چائے ڈال دے اور وہ کسی بیرے کی طرح آگے بڑھی اس نے فوزی خالہ کی پیالی میں چائے بنائی اور پیچھے ہٹ گئی۔

پھر بھول گئی روزانہ کہتی ہوں میری چائے نمک ڈال کر دیا کر مگر شہزادی کو یاد کہاں آسکتا ہے فوزی خالہ کو آخر موقعہ مل گیا اس نے جلدی سے اپنی غلطی محسوس کی اور نمک دانی سے تھوڑا سا نمک نکال لیا لیکن فوزی خالہ کو جلن نکالنے کا بہترین موقع ملا تھا وہ اس موقع کو ہاتھ سے کیسے جانے دیتیں انہوں نے لپک کر اس کے ہاتھ سے نمک دانی چھین لی۔

اب تو میں خود بھی ڈال سکتی ہوں تمہارے زحمت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

وہ نمک دانی لے کر کرسی پر بیٹھیں لیکن نجانے کرسی کیسے پیچھے کھسک گئی اور فوزی خالہ بری طرح نیچے گریں گرتے گرتے انہوں نے میز کی ٹاپ پکڑنے کی کوشش کی لیکن چائے کی پیالی ہاتھ میں آگئی نتیجہ میں وہ نیچے گریں اور چائے ان

www.urdupalace.com

کے اوپر فوزی خالہ کی چیخوں نے زمین آسمان ایک کر دیا تھا چائے کھولتی ہوئی تھی ان کے چہرے اور سینے پر پڑی تھی وہ ذبح کئے ہوئے کبوتر کی طرح پھڑ پھڑانے لگی اور سب لوگ ان پر دوڑے آئے۔

یہ ناشدنی جو کچھ نہ کرا دے کم ہے چچی اماں کے الفاظ سنائی دیئے بہر حال ابھی عالیہ کو ڈانٹنے کا موقع نہیں تھا پہلے فوزی خالہ کی خبر لینی تھی تمام گھر والے ناشتہ وغیرہ بھول گئے فوزی خالہ کی تیمار داری ہونے لگی چاچا جان ڈاکٹر کو فون کرنے لگے دوسرے لوگ فوزی خالہ کو اٹھا کر دوسرے کمرے میں لے جانے لگے وہ کیا کرتی کھانے کی میز کے پاس کھڑی رہی اس میں اس کا تو کوئی قصور نہیں تھا فوزی خالہ نے خود ہی اٹھ کر نمک دانی چھیننے کی کوشش کی تھی کرسی پیچھے کھسک گئی اور وہ اسے دوبارہ برابر کرنے بھول گئی تھیں اس ان کے جل جانے کا کافی افسوس تھا لیکن فوزی خالہ کی چیخوں پر اسے ہنسی آ گئی غصے کا انجام ہی برا ہے اس کے منہ سے نکلا اور اسی وقت اس کے کان کے قریب مکھی کی سی بھنبھناہٹ گونجی۔

آپ کو ستانے والوں کو آپ کے غلام معاف نہیں کریں گے جو بھی آپ کے ساتھ برا سلوک کرے گا ہم اس کا برا حشر کر دیں گے۔

وہ پھر خوف سے اچھل پڑی یہ الفاظ سماعت کا واہمہ نہیں تھے بالکل صاف الفاظ تھے اور آواز بھی وہی تھی جو اس نے ان خوفناک لمبے دانتوں والی چمگاڈروں کی سنی تھی اس نے گھبرائے ہوئے انداز میں چاروں طرف دیکھا وہ معصوم اور سیدھی سادی ضرور تھی لیکن پے در پے واقعات کو وہ نظر انداز نہیں کر سکتی تھی تمام واقعات ایک ہی سلسلے کی کڑی معلوم ہوتے تھے اس کا مقصد ہے کہ کوئی پراسرار قوت اس کی مدد کر رہی تھی لیکن یہ انوکھے غلام کون تھے کس کی نظر عنایت اس پر ہو گئی تھی برگد کے درخت کے نیچے سے ملنے والا پتھر شکریہ کے الفاظ پھر رات کو نظر آنے والی شکلیں شربت اور پھر صبح کو ناشتہ کی تیاری یہ سب کیا ہے اس کا دل لرز رہا تھا لیکن اس کے ساتھ ایک انجانی سی خوشی بھی تھی نجانے یہ پراسرار قوتیں اس سے کیا چاہتی تھیں کہیں یہ اسے نقصان نہ پہنچائیں وہ کافی دیر تک ناشتہ کی میز کے پاس کھڑی رہی اور تھوڑی دیر کے بعد چچی اماں اندر داخل ہوئی۔

اب یہاں کھڑی سوگ کیوں منا رہی ہو جاؤ خوشی سے ناچو گاؤ عیش کرو تمہاری دل مراد لیکن ابھی جملہ پورا نہیں ہوا تھا کہ وہ بری طرح اچھلیں اور پھر مسلسل اچھلتی رہیں اس کے ساتھ ہی ان کے منہ سے ارے ارے نکل رہا تھا چچی اماں خاص فربہ تھیں اور ان کا اچھلنا مشکل تھا لیکن اس وقت وہ دیوانہ وار اچھل رہی تھیں پھر ان کے منہ سے نکلا۔

اری کم بخت دیکھ دیکھ تو سہی میری قمیض میں کیا گھس گیا ہے اور عالیہ دوڑی اس نے قمیض بمشکل اٹھائی تو اس سے ایک چھپکلی نکل کر فرش پر دوڑنے لگی چچی اماں کی چیخیں بھی خالہ فوزی سے کم نہ تھیں وہ چھپکلی سے بہت ڈرتی تھیں اور یہ تصور ان کے لیے روح فرسا تھا کہ ان کے بدن سے چھپکلی رینگتی رہی تھی ان کی چیخیں بھی اس کمرے تک پہنچ گئیں جہاں ابھی خالہ فوزی کی تیمار داری ہو رہی تھی سب لوگ خالہ فوزی کو چھوڑ کر ناشتہ کے کمرے میں پہنچ گئے چچی اماں اب بھی اوئی اوئی کہہ کر اچھل رہی تھی۔

کیا ہوا بیگم کیا ہو چاچا جان نے گھبرا کر پوچھا چاچی اماں پسینے میں شرابور ہو رہی تھیں اکھڑے ہوئے سانس سے بولیں،

بچ گئی آج تو بچ گئی چھپکلی چڑھ گئی تھی کمر پر

www.urdupalace.com

اللہ اس بچی کو خوش رکھے جان جوکھوں میں ڈال کر چھپکلی نکال دی ورنہ نجانے کیا حشر ہوتا ہائے چچی جان نے مختصر الفاظ میں ہانپتے ہوئے داستان سنا ڈالی۔

ویسے عالیہ کے اس کارنامے سے ان کا مزاج بدل گیا تھا ان کے نزدیک یہ بہت بڑی بات تھی چچا جان نے سکون کا سانس لیا کوئی خاص حادثہ نہیں ہوا تھا انہوں نے چچی کو سنبھالا اور پھر اس کمرے میں لیے جہاں خالہ فوزی بستر پر نیم مردہ پڑی تھیں عالیہ کی طرف ابھی بھی کسی نے توجہ نہیں کی تھی عالیہ کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ ابھر آئی اگر چھپکلی والا واقعہ بھی اتفاق نہیں ہے تو اس کے یہ غلام بے حد دلچسپ ہیں نجانے اسے کیوں یقین ہونے لگا کہ چھپکلی والا واقعہ اتفاقیہ نہیں ہے کیونکہ اس کے غلام اسے بتا چکے تھے کہ اس کو تکلیف پہنچانے والوں کو وہ پریشان کریں گے گویا چھپکلی انہیں کی طرف سے تھی کیونکہ چچی جان اسے لعن طعن کر رہی تھیں اس نے گردن جھٹک دی یہ تصور عجیب تھا کہ پراسرار شکلیں خود کو اس کا غلام کہتی تھیں بہر حال اس نے ناشتہ کی میز کی طرف دیکھا خالہ فوزی کی مصیبت نے ناشتہ خراب کر دیا تھا اب نجانے گھر کے لوگ ناشتہ کریں گے بھی یا نہیں ابھی وہ یہ سوچ رہی تھی کہ عظمی اور شمسہ اندر آ گئیں انہوں نے سنجیدگی سے اسے دیکھا اور کرسیاں گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے بولیں۔

تم تو جانتی ہو عالیہ خالہ فوزی سنکی ہیں ذرا سا نمک ڈال دیتی تو یہ سب پر مصیبت نہ آتی ہمارا ناشتہ بھی خراب کر دیا اب بڑی ہائے ہائے کر کے سب کو بور کر رہی ہیں۔

بس غلطی ہو گئی لیکن زیادہ وقت بھی تو نہ گزرا تھا کہ ایک سیکنڈ میں نمک ڈل جانا تھا۔ عالیہ نے کہا۔

تم نے ناشتہ کر لیا نجانے کیوں عظمی کو اس کا خیال آ گیا۔

ابھی نہیں۔ کر لوں گی۔ وہ آہستہ سے بولی کیونکہ وہ ہمیشہ ناشتہ باورچی خانے میں کرتی تھیں آج تک کسی نے اس کو اس قابل نہیں سمجھا تھا کہ اپنے ساتھ ناشتہ کرایا جائے

آؤ ہمارے ساتھ ہی ناشتہ کر لو عظمی نے پیشکش کی لیکن وہ اپنی حیثیت میں رہنا چاہتی تھی عظمی کے دوبارہ کہنے پر وہ بھی اس کے ساتھ نہ بیٹھی لیکن یہ تبدیلی اسے بہت عجیب سی لگی دونوں نے ناشتہ کر لیا۔ تو وہ برتن سمیٹ کر چل پڑی یہاں پہنچ کر کچھ اور حیرتیں اس کی منتظر تھیں رات کے چھوٹے برتن جو اسے صاف کرنے ہوتے تھے دھلے دھلائے الماری میں سجے ہوئے تھے دیگر تمام کام تیار تھے وہ حیرت زدہ کھڑی اس تمام کارنامے کو دیکھتی رہی اب تو کس وہی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا وہ اس صورت حال سے بھی خوفزدہ تھی اور خوش بھی تھی نجانے یہ سب کچھ کیا ہے کیوں ہے ملازم ابھی پکانے کے لیے چیزیں نہیں لایا تھا اسے اور بھی کوئی کام نہیں تھا اس لیے وہ ناشتے کے برتن صاف کرنے لگی لیکن اچانک اسے محسوس ہوا جیسے کسی غیر مرئی قوت نے اس کے ہاتھ پکڑ لیے ہوں اس کے ساتھ ہی ایک منمناتی ہوئی آواز گونجی۔

یہ سب کام اب آپ کے کرنے کے نہیں ہیں یہ ملازم کب کام آئیں گے براہ کرم ہمیں شرمندہ نہ کریں وہ پھر خوفزدہ ہو گئی غیر مرئی شکنجے سے اس کے ہاتھ آزاد ہو گئے اس نے خوف زدہ نظروں سے ہر برتنوں کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں تمام برتن پلک جھپکتے ہی صاف ہو گئے تھے۔

www.urdupalace.com

میرے خدا یہ کیا اسرار ہے اس کے منہ سے بڑبڑانے کے انداز میں نکلا کئی منٹ تک وہ بیٹھی سوچتی رہی اور پھر ایک گہری سانس لیے باہر آگئی اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اب کیا کرے کہاں جائے برتن وغیرہ دھونے کا کام تو ساڑھے نو بجے تک ہوتا تھا اس کے بعد پکنے کے لیے آجاتا تھا اور وہ اس میں مصروف ہو جاتی تھی لیکن برتن دھل چکے تھے پکنے کا ابھی وقت نہیں ہوا تھا دفعتاً اسے خیال آیا کہ اخلاقاً اسے بھی فوزی خالہ کو دیکھنے جانا چاہیے فوزی خالہ جل گئی تھیں اور وہ ابھی تک انہیں دیکھنے نہیں گئی تھی اس کے قدم ان کے کمرے کی طرف اٹھ گئے گھر کے دوسرے لوگ اب بھی اس کمرے میں تھے یہاں تک کہ چاچا جان بھی آنہیں نہیں گئے تھے وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی ڈاکٹر نے فوزی خالہ کے چہرے پر کوئی مرہم لگایا تھا ان کا پورا چہرہ چلنا ہور ہا تھا البتہ آنکھیں کھلی ہوئی تھیں انہوں نے نفرت بھری نظروں سے اسے دیکھا اور کراہتے ہوئے بولی۔

اب جلنے پر نمک چھڑکنے آئی ہو اب کیوں اپنی منحوس شکل دکھائی۔

خالہ مجھے افسوس ہے۔۔ اس نے بھرائے ہوئے انداز میں کہا۔

آپ خود ہی کچھ زیادہ غصے میں آگئی تھیں فوزی باجی نمک بعد میں ڈالا جا سکتا تھا اور پھر میں آپ سے کہہ چکا ہوں کہ چائے میں نمک نہ پیا کریں نقصان وہ ہوتا ہے چاچا جان نے کہا۔

ہاں گویا میری ہی غلطی تھی۔۔ ٹھیک کہتے ہو میاں گوشت سے ناخن جدا نہیں ہوتے سو تمہاری بھتیجی ہے میں کون ہوں بیوی کی بہن ٹکڑوں پر پلنے والی خالہ فوزی ٹسوے بہانے لگیں۔

اب آپ تو بلا وجہ بات کا بتنگڑ بنا دیتی ہیں چاچا جان گھبرا کر بولے۔

ایسی ہی ناگواری گزر رہی ہے تو ہاتھ پکڑ کر نکال دیجئے گھر سے ان کی لاڈلی سے کچھ نہیں کہا جاتا جب وہ چائے میں نمک پتی ہیں تو آخر کیوں یاد نہیں رکھا جاتا۔ چچی جان سے بہن کے آنسو برداشت نہ ہو سکے اور وہ ان کی حمایت میں بول پڑیں۔

خدا سے ڈریں بیگم میں نے کچھ کہا بھی ہو

چاچا جان۔ چاچا جان دوزخی مار برداشت نہ کر سکے کلیجہ نوچ لیتے ہو اور کہتے ہو کچھ نہیں کہا۔ ارے میں اس کم بخت کی وجہ سے نہیں جلی تو اور ابھی خالہ فوزی جملہ پورا بھی نہ کرنے پائی تھی کہ روشن دان سے ایک چڑیا اڑتی ہوئی آئی اور پیتل کے اس گلدان پر بیٹھ گئی جو خالہ فوزی کے سر کے عین اوپر رکھا تھا چڑیا بیٹھتے ہی اڑی اور گلدان خالہ کے سر پر آپڑا۔

ارے مرگئی۔ مرگئی۔ مرگئی۔ خالہ فوزی دھاڑیں مارنے لگیں۔ ایک بار پھر لے دے مچ گئی۔ نکل جا مردود یہاں سے کیا میری بہن کی جان لے کر دم لے گی چچی جان جوش غضب میں اس کی طرف بڑھیں وہ شاید اسے دھکے دے کر نکالنے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن ان کے اوندھے منہ گرنے کا دھماکہ بہت زوردار تھا نہ جانے ان کے پاؤں کہاں پھنس گئے چچی جان کی لائیوں کی تمام چوڑیاں ٹوٹ گئیں اور ٹکڑے ان کی کلائیوں میں چبھ گئے۔

ہائے امی۔ عظمی اور شمسہ فوزی خالہ کو چھوڑ کر چچی جان کی طرف لپکیں چاچا جان البتہ سید ھے کھڑے تھے اور آج ان کے چہرے کے تاثرات اور دونوں سے مختلف تھے۔

اب بھی عبرت حاصل کرو بیگم بے زبان کا نگہبان خدا ہوتا ہے باجی فوزی نے دو مرتبہ اس پر الزام لگایا انہیں دونوں مرتبہ سزا ملی اور آپ بھی

www.urdupalace.com

جذبات میں نقصان اٹھا بیٹھیں اگر اب بھی آپ نہ سنبھلیں تو انجام جو ہو اس کی ذمہ داری صرف آپ پر ہو گی وہ سخت لہجے میں بولے۔

اس وقت ایک ملازم اندر آ گیا۔

صاحب ایک شخص آیا ہے کہہ رہا ہے ڈرائیور کے بارے میں اشتہار پڑھ کر آیا ہے ملازمت کا خواہش مند ہے۔

آؤ عالیہ۔ چاچا جان نے کہا اور اس کا ہاتھ پکڑے دروازے کی طرف بڑھے۔

ارے میری بہن بے ہوش ہو گئی ہے ڈاکٹر کو تو بلاؤ چچی جان اپنی تکلیف بھول کر خالہ فوزی کے چہرے کی طرف دیکھ کر بولیں جن کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔ اور پیشانی اور گالوں تک لڑھک آیا تھا

ڈاکٹر ہمارا باپ کا ملازم نہیں ہے جو بار بار دوڑ ائے کسی ملازم کو بھیج کر دوسرے ڈاکٹر کو بلوالیں چاچا جان کی جرات پر سخت حیرت ہوئی اس سے قبل تو وہ بھیگی بلی بنے رہتے تھے اس وقت وہ شیر کیسے بن گئے تھے اور اس کے ساتھ ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے پھر بھرائی ہوئی آواز میں بولے۔

عالیہ بیٹے میری آنکھیں بند نہیں ہیں میں تمہارے ساتھ ان لوگوں کا رویہ دیکھ رہا ہوں بعض حالات میں میں بھی مجبور ہوں مجھے تم سے کچھ گفتگو کرنی ہے ذرا اس شخص کو نپٹا لوں جو ڈرائیوری کے لیے آیا ہے اور انہوں نے ملازم کو آواز دے کر اس شخص کو بلانے کے لیے کہا دودھ جیسا رنگ سنہرے بال نیلی آنکھوں والا دبلا پتلا نوجوان معمولی قسم کی پتلون اور قمیض پہنے ہوئے تھا چہرے سے شرافت ٹپکتی رہی تھی اندر آ گیا اس نے ادب سے سلام کیا اور ایک طرف کھڑا ہو گیا چاچا جان نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا اور پھر گردن ہلا کر بولے۔

بیٹھ جاؤ۔ اور وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ کچھ تعلیم یافتہ ہو۔

جی ہاں۔ واجبی سی تعلیم ہے لکھ پڑھ لیتا ہوں وہ آرام سے بولا۔

ڈرائیونگ لائسنس موجود ہے۔

جی ہاں۔ اس نے جیب سے ایک کاغذ نکال کر سامنے رکھ دیا چاچا جان کاغذ کو دیکھنے لگا۔

کتنی تنخواہ لو گے سلمان میاں۔ اس کے علاوہ دو تین باتیں واضح کر دوں تمہیں یہاں رہنا ہو گا ایمانداری شرط ہے اپنے کام سے کام رکھو گے۔

مجھے منظور ہے جناب میں سر چھپانے کی جگہ چاہتا ہوں تنخواہ جو بھی مل جائے میرے اخراجا ت زیادہ نہیں ہیں۔

ٹھیک ہے دو ہزار روپے دیں گے کھانے اور کپڑے وغیرہ ہماری طرف سے تمہارا ساتھ اور کون ہے۔

تنہا ہوں۔

کیا تمہیں منظور ہے۔

بخوشی جناب جب کپڑے اور کھانا آپ دو گے تو مجھے دو ہزار کی کیا ضرورت ہے ایک ہزار کافی ہیں اس نے کہا اور چاچا جان گردن ہلانے لگا۔

ٹھیک تم چاہو تو آج سے ہی کام شروع کر دو چاچا جان نے کہا اور سلمان نے گردن ہلا دی اس نے ایک بار بھی عالیہ کی طرف نہیں دیکھا تھا لیکن عالیہ اس کے دل کی دنیا تو بڑی طرح ڈانوں ڈول ہو گئی تھی اس نوجوان کے چہرے میں نجانے کیا بات تھی اس کے دل میں ایک کسک پیدا ہو گئی چاچا جان نے ملازم کو بلا کر کہا۔

ڈرائیور والا کوارٹر سلمان کو دے دیا جائے اور اس کی تمام ضروریات کا خیال رکھا جائے اس کے جانے کے بعد چاچا جان عالیہ سے گفتگو کر

www.urdupalace.com

ناچاہتے تھے کہ چچی جان اندھی طوفان کی طرح اندر داخل ہوئی اور عالیہ کی طرف رخ کر کے بولیں۔ تم جاؤ مجھے بات کرنی ہے۔

اس نے چاچا کی طرف دیکھا اور ان کے چہرے پر کشمکش پا کر وہ وہاں سے اٹھ گئی یوں بھی اس وقت اٹھ جانا چاہتی تھی نجانے کیا ہو رہا تھا نہ جانے یہ دن کیسے گزر رہے تھے سلمان ایک ڈرائیور کی حیثیت میں اس گھر میں آیا تھا لیکن نجانے کیوں اس کا دل اسے ڈرائیور تسلیم نہیں کر رہا تھا ایسی حسین صورت والا ڈرائیور نہیں ہوسکتا وہ سیدھی باورچی خانے پہنچ گئی اور ایک بار پھر وہ اچھل پڑی چولہوں پر دیگچی چڑھی ہوئی تھی کھانا تقریباً تیار تھا حالانکہ ابھی صرف پونے گیارہ بجے تھے اس نے تمام ہنڈیاں کھول کر دیکھیں بڑی عمدہ خوشبو اٹھ رہی تھی ابھی تک جن حالات سے گزر رہی تھی ان کی وجہ سے ناشتہ کرنا بھی بھول گئی تھی روز کا معمول تھا کوئی نئی بات نہیں تھی اس نے ڈھکی ہوئی پلیٹیں کھولیں اور پھر ٹھٹک کر رہ گئی۔ ناشتہ بالکل تازہ تھا اور گرم تھا۔ جب کہ اب تک اسے بالکل خراب ہو جانا چاہیے تھا لیکن وہ پراسرار غلام۔۔اس نے ناشتہ شروع کر دیا اور حیران رہ گئی اتنا مزیدار ناشتہ اس نے پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔

یا اللہ اس قدر عنایتیں کیسے برداشت کر سکے گی وہ سوچنے لگی اور ایک بار پھر اس کے ذہن کے چور دروازے سے سلمان گھس گیا وہ خود کو ملامت کرنے لگی بڑے بڑے حسین نوجوان اس نے دیکھے تھے عظمی کی بات جس سے چل رہی تھی وہ بھی وجیہہ تھا حالانکہ خود عالیہ کو اس کے سائے سے دور رکھا گیا تھا کیونکہ گھر کے سب لوگ عالیہ کے حسن سے خوفزدہ تھے سب جانتے تھے کہ اس کے سامنے عظمی یا شمسہ کی دال گلنا مشکل ہے لیکن بہر حال کسی طرح عالیہ نے اسے دیکھ لیا تھا اسے اس کی وجاہت پسند آئی تھی لیکن عظمی کے لیے خود اس کے دل میں آج تک کوئی تحریک نہیں پیدا ہوئی تھی لیکن سلمان اس کی نیلی آنکھیں کتنی پرکشش تھیں نجانے بے چارہ کن حالات کا شکار تھا اور نجانے اس نے ناشتہ بھی کیا ہے یا نہیں اس احمقانہ سوچ پر وہ خود ہی شرما گئی پھر اس نے ذہن دوسری طرف نکالنے کی کوشش کی دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد سب لوٹ اپنے اپنے کمروں میں جا گھسے گھر کی فضا آج بہت خراب تھی چاچا جان بھی آفس نہیں گئے تھے چچی سے ان کی خاصی کھٹ پھٹ ہو گئی تھی کھانے سب نے اپنے اپنے کمروں میں کھائے تھے اور پھر دروازے بند کر کے لیٹ گئے تھے وہ بھی حسب معمول اپنے کمرے میں جا گھسی ناشتہ دیر سے کیا تھا اس لیے کھانا بھی نہیں کھایا وہی گرم دوپہر۔ اور دوپہر کے خیال سے اسے وہ پتھر یاد آ گیا پتھر اپنی جگہ رکھا ہوا تھا اس نے بڑی چاہت سے اسے اٹھایا اور بغور دیکھنے لگی کیسا پیارا پتھر ہے وہ اس کا کیا کرے کیوں نہ اسے لاکٹ میں جڑوا لے اور ہر وقت پہنے رہے لیکن یہ کیسے ممکن تھا اگر وہ اسے پہنتی تو گھر والے اس کی بوٹیاں نوچ ڈالتے پھر اپنے کمرے میں سہی مگر لاکٹ کس سے بنوائے گی کہاں سے بنوائے گی۔ اپنی احمقانہ سوچ پر وہ خود ہی مسکرا دی اور مسہری پر دراز ہو گئی لیکن وہی تنہائی بے اختیار اس کا دل چاہا کہ برگد کے درخت کے نیچے پہنچ جائے وہی ٹھنڈی چھاؤں وہی خوبصورت فضا لیکن اس کے ساتھ ایک ہلکا سا خوف اس کے ذہن مین ابھر آیا وہ خوفناک غلام اسے یاد آ گئے لیکن ان غلاموں نے اب تک اسے نقصان نہیں پہنچایا تھا بلکہ وہ اس سے تعاون کر رہے تھے وہ ہر نازک لمحے میں نہ صرف اس کی مدد کر رہے تھے بلکہ اسے برا کہنے

www.urdupalace.com

والوں کا دماغ بھی درست کر رہے تھے پھر ان سے ڈرنے کی کیا ضرورت تھی وہ تو اس کے ہمدرد ہیں اس خیال نے سے ڈھارس دی اور وہ دروازہ کھول کر اپنے کمرے سے نکل گئی۔

حسب معمول باہر چلچلاتی ہوئی دھوپ پڑ رہی تھی چہرہ جھلسا جا رہا تھا لیکن اچانک اس نے اپنے اوپر ایک سایہ دیکھا اور اس کی نظریں آسمان کی طرف اٹھ گئیں لیکن اوپر کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کا وہ سایہ ہوتا وہی انوکھے غلام اس نے سوچا وہ اس کے کس قدر خیال رکھتے ہیں اور وہ دل ہی دل میں ان کی ممنون ہوئے بغیر نہ رہ سکی اس وقت وہ اس سائے سے خوفزدہ بھی نہ ہوئی تھی اور اس کے نیچے نیچے برگد کے درخت تک پہنچ گئی مالی کی چارپائی اس طرح بچھی ہوئی تھی اس نے ایک گہری سانس لی اور چارپائی پر بیٹھ گئی اس وقت اس کی نگاہ درخت کے دوسری طرف پڑی کسی کے بازو نظر آرہے تھے کوئی درخت سے پشت لگائے منہ دوسری طرف کئے ہوئے بیٹھا تھا۔

مالی۔ اس نے آواز دی۔ اور بیٹھا ہوا آدمی جلدی سے اٹھ کر اس کے سامنے آگیا عالیہ کا دل دھڑکنے لگا کیونکہ یہ سلمان تھا۔

آپ اس کے منہ سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی

میرا نام سلمان ہے مالکن۔ اس نے ادب سے کہا اس کی نیلی آنکھوں میں محبت کے لڈو پھوٹ رہے تھے اجنبی مردوں سے ہمکلام ہونے کا اسے شاذ و نادر ہی اتفاق ہوا تھا۔ اس لیے اس کی پیشانی عرق آلود ہوگئی تھی۔

آپ کو تکلیف ہو رہی ہے میں چلا جاؤں اس نے پوچھا۔ لیکن اس کے منہ سے آواز نہ نکل سکی کوارٹر کی چھت تپ رہی تھی اس لیے درخت کے نیچے آگیا میں جا رہا ہوں آپ اطمینان سے بیٹھیں اس نے قدم بڑھائے اور وہ بے ساختہ بول پڑی۔

رکو۔ بیٹھ جاؤ۔ کیا حرج ہے۔ نجانے یہ الفاظ اس نے کس طرح ادا کئے تھے۔

شکریہ۔۔ وہ مسکراتے ہوئے اسی جگہ بیٹھ گیا اور وہ متوحش ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

یہ شکریہ اس شکریہ سے مختلف نہیں تھا جو وہ ایک دن پہلے سن چکی تھی لیکن پھر اسے اپنی بے وقوفی پر غصہ آیا نجانے وہ اتنی احمق کیوں ہوتی جا رہی ہے۔

میرا نام عالیہ ہے وہ بولی۔

انتہائی مناسب نام ہے اس نے کہا۔

تم نے کھانا کھالیا۔ اس نے گھبراہٹ میں دوسرا سوال داغ دیا۔

مجھے نہیں معلوم مہمان کو کھانا کون دیتا ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ تم ابھی تک بھوکے ہو ۔اس نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

میرے لیے کوئی نئی بات نہیں ہے کافی عرصے سے بیروزگار ہوں اکثر دوپہر کا کھانا کم ہی کھاتا ہوں

اس نے کہا اور عالیہ کا دل ہمدردی سے دھڑک اٹھا اس کی یہ بات اسے بڑی درد بھری لگی اور وہ بے ساختہ اٹھ گئی۔

آؤ۔ آؤ میں بہت شرمندہ ہوں پلیز آؤ۔

آپ کیا تکلیف کریں گی مالکن۔

پھر مالکن۔ میں عالیہ ہوں اور بس آؤ۔ اس نے کہا اور وہ اٹھ گیا ہمدردی میں عالیہ اس نازک سچویشن کو بھول گئی اسے صرف یہ یاد رہا کہ وہ بھوکا ہے اور اسے لیے ہوئے کچن میں آئی اور پھر اس نے کھانا نکالا باورچی خانے میں کوئی ایسی جگہ نہیں تھی مہمان وہ بیٹھ سکے اس لیے وہ ٹرالی لیے ہوئے اپنے کمرے میں آگئی وہ پہلا مرد تھا جسے وہ بے دھڑک اپنے کمرے میں لے گئی تھی اور پھر

www.urdupalace.com

اس نے میز پر کھانا رکھ دیا اور اس کو گہری نظروں سے دیکھا۔
آپ نے بھی نہیں کھایا ہوگا مس عالیہ۔
تمہیں کیسے معلوم۔
تھوڑا سا پڑھا لکھا ہوں علم القیافہ میں بھی شد بد رہی تھی
میں نے ناشتہ دیر سے کیا تھا
چھوٹا منہ بڑی بات مالک اور ملازم کا احساس رکھتا ہوں لیکن نجانے دل کیوں یہ حرکت کرنے کو چاہ رہا ہے کہ آپ سے بھی شرکت کی درخواست کروں کچھ اس انداز میں یہ بات کہی تھی کہ عالیہ رد نہ کر سکی اور اس کے سامنے بیٹھ گئی۔ نجانے وہ کون سا جذبہ تھا جس نے یک لخت اجنبیت دور کر دی تھی ورنہ وہ ایک شرمیلی لڑکی تھی کھانے کے بعد وہ اس سے اس کے بارے میں پوچھتی رہی اور وہ گھول مول سے جواب دیتا رہا پھر اچانک عالیہ کو اپنی موجودہ پوزیشن کا احساس ہوا اور اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

ارے بس اب تم جاؤ کسی نے دیکھ لیا تو موت ہی آ جائے گی۔

اور وہ شکریہ ادا کر کے چلا گیا۔ عالیہ بے سدھ ہو کر مسہری پر گر پڑی یہ کیا ہو گیا ہے اسے کیا ہو گیا تھا۔ وہ بہر حال اس کے لیے اجنبی تھا لیکن اس خیال پر دل نے پکار کر کہا کہ وہ اجنبی نہیں ہے مگر وہ ایک ڈرائیور ہے صرف ڈرائیور نہ جانے کون ہے کہاں سے آیا ہے ذہن اسی کشمکش میں مبتلا تھا لیکن اس سوچ میں ایک انوکھی لذت تھی اور نجانے کتنا وقت گزر گیا جب ہوش میں آئی تو پانچ بج چکے تھے ایک دم اس کا دل دھک سے ہو گیا صبح بچ گئی تھی لیکن اب شامت زیادہ دور نہیں تھی ہانپتی کانپتی باورچی خانے میں پہنچی تو ٹرالی چائے سے سجی ہوئی تھی وہ آنکھیں بند کر کے دیوار کے ساتھ ٹک گئی۔

میرے معبود یہ سب کیا ہے میرے انوکھے ہمدرد میں کس منہ سے تمہارا شکریہ ادا کروں وہ ٹرالی دھکیلتی ہوئی باورچی خانے میں سے نکل آئی ناشتے کے کمرے میں سبھی موجود تھے خالہ فوزی کو صبح سے کھانے کو کچھ نہیں ملا تھا اس لیے وہ اپنی تمام تکلیف بھول کر ناشتہ کے کمرے میں آ گئی تھی وہ اس وقت خالہ فوزی کی چائے میں نمک ڈالنا نہ بھولی تھی اور دن گزرتے رہے سب لوگ سلمان سے بہت خوش تھے بڑا ہنس مکھ نوجوان تھا عظمی او رشمسہ اس پر کھسر پھسر کر چکی تھیں ظاہر ہے وہ ان کے معیار کا نہ تھا ویسے اس دوران ایک خاص بات یہ ہوئی تھی کہ نجانے گھر کے سب لوگوں کو عقل کس طرح آ گئی تھی انہوں نے یہ بات صاف طور سے محسوس کر لی تھی کہ اگر عالیہ کو برا بھلا کہا جاتا ہے تو غیبی طور پر اس کی سزا مل جاتی ہے اس لیے وہ محتاط ہو گئے تھے دوسری طرف سلمان انتہائی بے باکی سے عالیہ کے دل میں داخل ہو گیا تھا وہ عالیہ سے بے پناہ محبت کرنے لگا تھا اور اس نے واضح طور پر اپنی محبت کا اظہار کر دیا تھا۔ عالیہ اس اظہار پر اسے سرزنش نہ کر سکی تھی اس کی دنیا میں تو اب سلمان کے سوا کچھ بھی نہ تھا اس کی تنہائیاں سلمان کے خیال سے منور تھیں اکثر وہ بد حواس ہو جاتی وہ سوچتی کہ وہ سلمان کی کیسے ہو سکتی ہے اس گھرانے میں لاکھ وہ سب کی نظروں کا کانٹا تھی لیکن چاچا جان کیسے پسند کرتے کہ ان کے بھائی کی بیٹی ڈرائیور کے ساتھ منسوب ہو جائے سلمان کی ہر بات کے جواب میں خاموش رہتی آخر ایک دن برگد کے درخت کے نیچے سلمان نے اس سے سوال کیا۔
آپ کی خاموشی مجھے وسوسے میں ڈالے

www.urdupalace.com

ہوئے ہے مس عالیہ کہیں میری محبت یکطرفہ تو نہیں ہے خدارا اگر ایسی کوئی بات تو مجھے بتادیں میں معمولی انسان ہوں اپنی دینا میں لوٹ جاؤں گا لیکن آپ نے مجھے اُلجھن میں رکھا تو میں پاگل ہوجاؤں گا اور عالیہ میں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ اس سے کھل کر گفتگو کرے۔

اپنی دینا میں لوٹ جاؤ سلمان تم نہ جانے کیا سوچ رہے ہو یہ ماحول یہ گھرانہ تمہیں قبول نہیں کرے گا آہ یہاں میری عزت نہ سہی لیکن وہ لوگ کبھی بھی پسند نہیں کریں گے۔

میں صرف تمہاری بات کرر ہا ہوں عالیہ مجھے صرف اپنی مرضی بتادو باقی معاملات میں قسمت پر چھوڑ دوں گا۔ اگر میں تمہاری مرضی کے بعد تمہیں حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہوسکا تو مجھے تم سے شکوہ نہ ہوگا۔

میں۔ میں تمہیں دل و جان سے چاہتی ہوں سلمان میں تم سے دیوانہ وار محبت کرتی ہوں میری دنیا میں تمہارے سوا رکھا کیا ہے میں ایک بد نصیب لڑکی ہوں میری خدانہ کرے میری نحوست کا سایہ بھی تمہارے اوپر پڑے یہاں سے ملاز مت چھوڑ دو کہیں اور چلے جاؤ یہ ظالم تمہاری زند گی بھی خراب کردیں گے وہ دیوانہ وار بولتی چلی گئی ۔اس کے جذبات پھوٹ پڑے اوراس نے سلمان کا سر اپنے سینے میں بھینچ لیا اور سلمان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

خدا کرے تمہاری پوری زندگی مجھے مل جائے تم خود کو منحوس کیوں کہتی ہو عالیہ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

تم ان لوگوں کو نہیں جانتے ہو سلمان۔

یہ سب لوگ مجھے نہیں جانتے ہیں عالیہ باقی معاملات مجھ پر چھوڑ دو۔ سلمان نے بڑے اعتماد سے کہا اور نجانے کیوں عالیہ کے دل کو بڑی ڈھارس ہوگئی دوسرے دن دوپہر کو جب برگد کے درخت کے نیچے ان کی ملاقات ہوئی تو سلمان مسکرارہا تھا۔

کیا بات ہے عالیہ نے پوچھا۔

آج میں نے چنگاڑی ڈال دی ہے بس تماشا دیکھو لیکن شرط یہ ہے کہ ابھی خوفزدہ نہ ہونا اور مجھ سے برابر ملتی رہنا اگر تم نے اس کے خلاف کچھ کیا تو میں کامیاب نہ ہوسکوں گا۔

کیا کیا ہے تم نے ۔۔ عالیہ نے خوفزدہ ہو کر پوچھا۔

وہ دیکھو، سلمان نے اشارہ کیا اور عالیہ نے صدر دروازے کی طرف دیکھا اس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔ خالہ فوزی اس طرف آرہی تھی دوسرے لمحے سلمان نے اسے بازوؤں کی گرفت میں لے لیا خالہ فوزی نے دور سے ان دونوں کو دیکھا اور کانوں کو ہاتھ لگانے لگیں۔ اور پھر واپس چلی گئیں۔ عالیہ کا دل بری طرح اچھل رہا تھا۔

اب کیا ہوگا اس نے روہانسے انداز میں کہا۔

سب کچھ ہماری مرضی کے مطابق ہوگا۔ تم فکر مت کرو جب تم نے معاملات میرے اوپر چھوڑ دیئے ہیں تو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ہاں لیکن ایک شرط ہے رات کو اس جگہ پھر ملوگی۔

کیوں میری موت کا سامان کرر ہے ہو۔ وہ لرزتے ہوئے بولی۔

تمہاری موت نہیں دونوں کی زندگی کا ساما ن کرر ہا ہوں۔ سلمان نے جواب دیا اور وہ ہانپتی ہوئی اندر آ گئی۔ لیکن خود معلوم سکون رہا رات کو وہ پھر سلمان کے پاس گئی اور سلمان نے اسے دوسرا سین دکھایا اس بار خالہ فوزی اکیلی نہ تھیں ان کے ساتھ چچی جان بھی تھیں وہ بالکل ہی ہلکان ہوگئی یہاں تک کہ دوسرے دن اُسے خوف سے بخار ہوگیا ناشتہ تو اس کے مہربان غلاموں نے تیار کر

www.urdupalace.com

دیا تھا بخار کے ہی عالم میں ناشتہ لے گئی۔ اور اس نے عظمی اور شمسہ کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ دیکھی پول کھل گیا۔ اس نے سوچا اور پھر اپنے کمرے میں آ گئی اس روز دوپہر کو وہ برگد کے درخت کے نیچے بھی نہ جا سکی اس خاموشی سے اس کا دل اور دہل رہا تھا دو بجے تھے کہ سلمان دبے پاؤں اس کے کمرے میں گھس گیا اور وہ اچھل پڑی۔۔۔

کیا کر رہے ہو سلمان خدا کے لیے باز آ جاؤ۔ میں مر جاؤں گی۔

کیسی باتیں کر رہی ہو۔ اوہ تمہیں تو بخار۔۔ شاید خوف کی وجہ سے ہے آؤ تمہیں تماشہ دکھاؤں اور اس کے لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی سلمان اسے گھسیٹ کر خالہ فوزی کے عقبی کھڑکی پر لے گیا اندر سے خالہ فوزی اور چچی جان کی گفتگو کی آواز آ رہی تھی۔

ایسا کام کرو عطیہ۔ یہ چچی جان کا نام تھا کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے حرامزادی کو اپنی صورت پر بڑا ناز ہے ڈرائیور کے پلے بندے گی تو مزا آ جائے گا۔ اس سے انتقام لینے کا اس سے اچھا طریقہ نہیں ہے اپنے میاں کو اس کے کرتوت دکھا دو اور پھر کہہ دو کہ اگر عزت پیاری ہے تو ڈرائیور ہی سے اس کی شادی کر دیں ورنہ یہ ناشدنی جانے کیسا گل کھلائے گی روز رات کو وہاں جاتی ہے۔

چچی جان نے پوچھا بلا ناغہ خالہ فوزی بولیں ٹھیک ہے آج رات کو ہمدرد چاچا میاں کو لاڈلی بھتیجی کے کرتوت دکھاؤں گی چچی جان نے کہا اور عالیہ کے پیروں کی جان نکل گئی سلمان اسے سہارا دے کر اس کے کمرے تک لایا اور وہ درد بھرے انداز میں بولی۔

چلے جاؤ سلمان خدا کے لیے چلے جاؤ نجا نے کیا ہونے والا ہے تم کیا کر رہے ہو۔

سب کچھ ٹھیک ہو رہا ہے عالیہ خدا کے لیے میرے پروگرام کے آخری حصے کو اور پورا کرا دو آج رات ضرور آؤ اگر تم آج نہ آئیں تو میری ساری محنت اکارت جائے گی۔

تم خالہ فوزی کی سازش کی تفصیل سننے کے بعد بھی یہ کہہ رہے ہو۔

ہاں خالہ فوزی تو اس وقت ہماری سب سے بڑی معاون ہیں پلیز عالیہ آخری خواہش ہے اس کے بعد تمہیں تکلیف نہ دوں گا سلمان نے التجا کی اور وہ اس التجا کو نہ ٹھکرا سکی۔

رات کی تاریکی میں اس کے پاؤں اسے برگد کے درخت کے نیچے لے گئے پھر اس نے اپنی آنکھوں سے خالہ فوزی چچی اور چاچا جان کو دیکھا جو ان دونوں کو دیکھ کر خاموشی سے واپس چلے گئے تھے دوسرے دن وہ ناشتہ بھی نہ لے جا سکی اس سلسلے میں اس سے تعرض بھی نہ کیا گیا وہ اپنے کمرے سے بھی نہ نکلی تھی پھر عظمی نے دروازے پر آواز دی اس نے دروازہ کھول دیا۔

ابو بلا رہے ہیں۔ عظمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ کمر میں گدگدی کر کے بولی دولت تو آنی جانی چیز ہے عالیہ اپنے انتخاب پر میری طرف سے مبارک باد قبول ہو سچ مچ سلمان لاکھوں میں ایک ہیں جنہیں سچ محبت مل جائے وہ روکھی سوکھی کھا کر بھی گزارہ کر لیتے ہیں اور عالیہ زرد چہرہ لیے چاچا جان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی اس نے کمرے کے دروازے سے سلمان کو نکلتے ہوئے دیکھ لیا تھا وہ اس کو دیکھ کر مسکرا دیا۔

چاچا جان کے چہرے پر سنجیدگی تھی انہوں نے عظمی سے چلے جانے کے لیے کہا اور اس کے جانے کے بعد خود اٹھ کر دروازہ بند کر دیا۔ پھر وہ بھاری آواز میں بولے۔

www.urdupalace.com

عالیہ تم میرے مرحوم بھائی کی نشانی ہو میں اعتراف کرتا ہوں کہ تمہیں اس گھر میں کوئی سکون نہیں مل سکا میں خود بھی ان لوگوں سے عاجز ہوں لیکن افسوس انہیں بدلنے سے مجبور ہوں۔ میری خواہش ہے کہ تمہاری تمام محرومیاں سسرال جا کر اور اچھا شوہر پا کر دور ہو جائیں لیکن وہ معمولی ڈرائیور ہے میں تمہیں یہ آخری خوشی دینے کے لیے تیار ہوں مجھے تمہاری اور سلمان کی محبت پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میرا فرض ہے کہ میں تمہیں ایک معمولی سے مستقبل سے باخبر کر دوں اس کے باوجود اگر تم سلمان کے ساتھ خوش رہ سکو تو مجھے بتا دو اس میں تکلیف سے کام نہ لو مجھے تمہارے اوپر فخر ہے میں اجازت دیتا ہوں کہ تم کھل کر مجھے جواب دو

عالیہ کا سر جھک گیا۔ اس کے گمان میں بھی نہ تھا کہ حالات اس قدر سازگار ہوں گے۔

تم اگر سلمان کے ساتھ خوش رہو تو صرف گردن ہلا دو یہ کافی ہے اور نجانے کس وقت نے عالیہ کی گردن ہلا دی

ٹھیک ہے میری بچی اللہ تعالیٰ تمہارا دامن خوشیوں سے بھر دے۔ چاچا جان کی بھرائی ہوئی آواز نکلی اور ایک شام ایک سادہ سے ماحول میں سلمان اور عالیہ کا نکاح پڑھوا دیا گیا۔ حجلہ عروسی عالیہ کا کمرہ ہی تھا عظمی اور شمسہ کافی دیر تک اس سے مذاق کرتی رہیں اور پھر چلی گئیں اس کے بعد عالیہ کو سلمان کے قدموں کی آواز سنائی دی اور وہ اس کے قریب پہنچ گیا جذبات سے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اس نے عالیہ کا گھونگھٹ الٹا اور انتہائی حسین لاکٹ اس کی گردن میں ڈال دیا عالیہ نے لاکٹ دیکھا اور حیرانگی سے سلمان کو دیکھا اور سلمان نے اس کی آنکھوں کو چوم لیا۔ یہ پتھر ہی تو ہماری محبت کی کامیابی کا ضامن ہے عالیہ

اٹھو اپنے سسر اور ساس کو سلام کرنے نہیں چلو گی

کہاں ہیں وہ۔۔ اس نے حیرانی سے پوچھا

آنکھیں بند کرو سلمان نے کہا

عالیہ نے معصومیت سے آنکھیں بند کر لیں اور پھر سلمان کے کہنے پر جب اس نے آنکھیں کھولیں تو خود کو ایک ایسی دنیا میں پایا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی وہ سنگ مرمر کا عالی شان محل تھا چاروں طرف قیمتی زر و جواہر جڑے ہوئے تھے دوطرفہ حسین و جمیل عورتیں خون لیے کھڑی تھیں اور سامنے ایک معمر بزرگ اور خاتون بیٹھی تھی۔

میری امی اور ابا جان۔ سلمان نے سرگوشی کی اور عالیہ کا سر خود بخود سلام کے لیے جھک گیا

خوش آمدید دلہن ہمیشہ خوش رہو دونوں نے دعائیں دیں اور زر و جواہر اس پر نثار کئے جانے لگے اسے حسین زیورات سے لاد دیا گیا۔ اور پھر راگ رنگ کی محفل جم گئی عالیہ خواب کے عالم میں یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا رات تین بجے اس محل کے ایک کمرے مین اسے پہنچا دیا گیا جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکا تھا کمرے کی دیواروں میں ہیرے جڑے ہوئے تھے جن سے قوس قزح منتشر ہو رہی تھی ایک سونے کا چھپرکھٹ موجود تھا۔

خدا کے لیے سلمان مجھے بتاؤ تو سہی یہ سب کیا ہے ہم کہاں آ گئے ہیں۔ تنہائی ملنے پر عالیہ نے بے قراری سے پوچھا۔

یہ میرا گھر ہے عالیہ اس دن برگد کے درخت کے نیچے تم بیٹھی تھیں تم مجھے پسند آ گئی اور میں تمہیں بے پناہ چاہنے لگا میں نے تمہیں وہ پتھر دیا جسے تم نے قبول کر لیا یہ ہمارے ہاں منگنی کی رسم ہوتی ہے میں نے اپنے والدین سے کہا کہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن عالیہ ہم میں اور تم میں ایک فرق

www.urdupalace.com

ہے، ہم آتشی ہیں اور تم مٹی سے بنی ہوئی ہو میرے والدین نے کہا کہ اگر تمہارے سرپرست اپنی خوشی سے تمہاری شادی میرے ساتھ کر دیں تو انہیں اعتراض نہ ہوگا ۔ اور میں ڈرائیور بن کر تمہارے گھر پہنچ گیا۔

تم ۔۔۔ تم جن ہو سلمان ۔

الحمداللہ مسلمان ہوں اور تمہارا پرستار تمہیں کوئی تکلیف نہ ہوگی ۔ عالیہ میں تمہاری دنیا میں تمہارے ساتھ ساتھ رہوں گا میرے والدین نے اجازت دے دی ہے میں ولیمہ بھی تمہاری دینا میں ہی کر سکتا ہوں میری ایک خوب صورت کوٹھی موجود ہے ایسی کوٹھی جو تمہارے دشمنوں نے خواب میں نہ دیکھی ہوگی کل سب کو اس کوٹھی میں بلائیں گے اور اس وقت ان کی حالت قابل دید ہوگی میں نے تم سے یہ راز چھپا کر اپنے دل میں ہمیشہ چور محسوس کیا ہے کیا تم اس بات پر مجھے ٹھکرا دو گی عالیہ۔

نہیں سلمان نہیں ۔ عالیہ نے اس کے سینے میں سر چھپا دیا وہ خوفناک غلام بھی تم نے ہی بھیجے تھے۔۔

ہاں میں اپنی عالیہ کو نوکروں کی طرح کام کرتے کیسے دیکھ سکتا تھا۔ سلمان نے جواب دیا اور عالیہ کی ٹھوڑی بلند کر کے اس کی آنکھوں کو چوم لیا۔ دوسرے دن سب کے لیے حیرانگی کا دن تھا سب ہی ایک عالی شان کوٹھی میں ولیمہ کی دعوت پر موجود تھے اور سلمان اور عالیہ ایسے لباس میں تھے کہ شاید ہی ایسا لباس کسی نے اس سے پہلے دیکھا تھا سب کی آنکھیں حیرت سے پھٹی جا رہی تھی اور ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے تھے عالیہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی اس نے تمام کہانی سنا دی تھی کہ سلمان عام انسان نہیں ہے یہ بہت ہی امیر کبیر انسان ہے اور یہ سب کچھ اس نے میری محبت میں ڈوب کر کیا ہے وہ اتنا امیر ہونے کے باوجود بھی ایک معمولی سا ڈرائیور بن کر کئی ماہ رہا ہے ۔ سب ہی اس کی کہانی سن کر حیران ہو رہے تھے ان کی زبانیں گنگ تھیں وہ جو کچھ سمجھ رہے تھے سب کچھ اس کے الٹ ہو گیا تھا وہ چاہتے تھے کہ عالیہ ہمیشہ غلامی کی زندگی بسر کرنے کے لیے وہ تو راج کرنے والی بن گئی تھی کئی نوکروں کی لائینیں اس کے سامنے لگی ہوئی تھیں۔ اس شعر کے ساتھ اجازت ۔

مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

تیرے ملنے کو ہر اپنا بیگانہ چاہا
تیری چاہت میں یوں سارا زمانہ چاہا
میرے دیوانے پن کا رہا وعدہ تم سے
تم بھی مانوں گے کہ تم نے دیوانہ چاہا
دھڑکنوں نے بھلا دیئے دل کے راستے
میرے دل نے جب ان کا بھلانا چاہا
کبھی جان محفل تھا جو ہر محفل کی
کیا ستم اس پہ ہوا اس نے ویرانہ چاہا
کبھی جان محفل تھا جو ہر محفل کی
کیا ستم اس پہ ہوا اس نے ویرانہ چاہا
انہیں کیا ستاتے بس ستا لیا خود کو
جب کبھی ہم نے ان کو ستانا چاہا
میری آنکھوں کا گھر تھیں وہ آنکھیں
کیا کچھ غلط کیا کہ ان میں سمانا چاہا
اب کے تبسم بھی کچھ ایسا بدلا
اور بھی روٹھ گیا اسے جتنا منانا چاہا

دین محمد جتوئی بولان
بلوچستان

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com